38021 ـ نماز تراویح بدعت نہیں اورنہ ہی اس کی تعداد متعین ہے

سوال

رمضان المبارک میں لوگ نمازتراویح کی ادائیگي کی کوشش کرتے ہیں ، اسی سلسلے میں میرا مندرجہ ذیل سوال ہے : کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتےہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی کرتے ہوئے نمازتراویح کی گیارہ رکعت ادا کرتے ہیں ، اورکچھ لوگ اکیس رکعت ادا کرتے ہیں وہ اس طرح کہ نماز عشاء کے بعد دس رکعتیں اور نماز فجر سے قبل رات کے آخری حصہ میں دس رکعت ادا کرنے کے بعد ایک وتر ادا کرتے ہیں ۔ تواس صورت میں شرعی حکم کیا ہے ، اورآپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ کچھ لوگ تو صبح سے قبل قیام اللیل کو بدعت سمجھتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نماز تراویح ادا کرنا سنت ہے ، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اپنی کتاب " المجموع " میں بھی اس کا ذکر کیا ہے ۔

اوراسی طرح نماز تراویح کی ادائیگي میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا :

(جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اوراجرو ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (760) ۔

تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فعل پر عمل کے ساتھ ترغیب اورمسلمانوں کا نماز تراویح کے استحباب پر اجماع ہونے کے باوجود نماز تراویح بدعت کیسے ہوسکتی ہے ؟

اوریہ ہوسکتا کہ جس نے اسے بدعت کہا ہو وہ مساجد میں باجماعت ادائیگي کو بدعت قراردیتا ہو ۔

لیکن یہ قول بھی صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام کوکچھ راتیں اس کی جماعت کروائي تھی ، پھر اسے باجماعت اس لیے ترک کیا کہ کہیں تروایح کی جماعت مسلمانوں پر فرض ہی نہ ہوجائے ، لھذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اورفرض ہونے کا خطرہ جاتا رہا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی چیز کا فرض ہونا ممکن نہیں رہا ۔

اسی لیے عمر رضي اللہ تعالی عنہ نے مسلمانوں کو ایک قاری پر جمع کردیا اورانہیں باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا کہا ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے لیے سوال نمبر (21740) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اورنماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک رہتا ہے ، آپ کو اس کی تفصیل سوال نمبر (37768) کے جواب میں ملے گی آپ اسے ضرور دیکھیں ۔

اور نماز تراویح کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ کم یا زیادہ پڑھنا جائز ہیں ، اور سائل نے جو دو صورتیں سوال میں ذکر کی ہیں وہ دونوں جائز ہیں ، یہ مقتدیوں پر ہے کہ وہ رات کے شروع میں پڑھیں یا آخر میں جو بھی انہیں مناسب معلوم ہوتا ہو اس پر عمل کریں ۔

لیکن افضل یہی ہے کہ سنت پر عمل کیا جائے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جوتعداد ثابت ہے اسی پر عمل کیا جائے اورافضل بھی یہی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان اورغیررمضان میں کبھی بھی گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کی تھیں ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے نماز تراویح میں رکعات کی تعداد ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

اس معاملہ میں وسعت پائي جاتی ہے ، بلکہ جوگیارہ رکعت ادا کرتا ہے یا جو تئیس رکعات ادا کرے اسے غلط نہیں کہنا چاہیے ، بلکہ الحمد للہ اس میں وسعت پائي جاتی ہے ۔ ا ھـ

دیکھیں فتاوی الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی (1 / 407) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (9136) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

واللہ اعلم .